بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَعَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ۔ جمعرات
ایڈیٹر
روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷ / ۲۲	۲۱ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ ـ ۱۸ وفا ۱۳۴۷ ہش ـ ۱۸ جولائی ۱۹۶۸ء	نمبر ۱۶۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دوسروں کا دل دُکھانا اور ٹھٹھا کرنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے

اِن باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ذراسی بات سے ستر برس کے عمل ضائع ہوجاتے ہیں

"کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب لڑکوں کی طرف راستہ میں دیکھا کرتے تھے تو اتنی شفقت کیا کرتے تھے کہ وہ لڑکے سمجھا کرتے تھے کہ یہ ہمارا باپ ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جو عورتیں کسی اور قسم کی ہوں ان کو دوسری عورتیں حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں اور نہ مرد ایسا کریں کیونکہ یہ دل دُکھانے والی بات ہے ورنہ اللہ تعالےٰ اس سے مواخذہ کرے گا۔ یہ بہت بُری خصلت ہے۔ یہ ٹھٹھا کرنا اللہ تعالےٰ کو بہت بُرا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی بات ہو جس سے دل نہ دُکھے وہ بات جائز رکھی ہے۔ جہاں تک ہوسکے ان باتوں سے پرہیز کرے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ عمل والے کو میں کس طرح جزا دوں گا۔ فَاَمَّا مَنْ طَغٰی۔ وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا۔ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی۔ جو شخص میرے حکموں کو نہیں مانے گا میں اس کو بہت بُری طرح سے جہنم میں ڈالوں گا اور ایسا ہوگا کہ آخر جہنم تمہاری جگہ ہوگی۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی۔ فَاِنَّ الْجَنَّةَ ھِیَ الْمَاْوٰی اور جو شخص میری عدالت کے تخت کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے گا اور خیال رکھے گا تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں اس کا ٹھکانا جنت میں کروں گا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ عَبَسَ وَتَوَلّٰی۔ اَنْ جَآءَہُ الْاَعْمٰی۔ وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّہٗ یَزَّکّٰی۔ اَوْ یَذَّکَّرُ فَتَنْفَعَہُ الذِّکْرٰی۔ اس سورت کے نازل ہونے کی وجہ یہ تھی کہ حضرتؐ کے پاس چند قریش کے بڑے بڑے آدمی بیٹھے تھے آپؐ ان کو نصیحت کر رہے تھے کہ ایک اندھا آگیا اس نے کہا مجھ کو دین کے مسائل بتا دو۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ صبر کرو اس پر خدا تعالےٰ نے بہت غصہ کیا۔ آخر آپ اس کے گھر گئے اور اسے بُلا کر لائے اور چادر بچھا دی اور کہا کہ تو بیٹھ۔ اس اندھے نے کہا کہ میں آپ کی چادر پر کیسے بیٹھوں؟ آپ نے وہ چادر کیوں بچھائی تھی؟ اس واسطے کہ خدا تعالےٰ کو راضی کریں۔ تکبر اور شرارت بُری بات ہے ایک ذرا سی بات سے ستر برس کے عمل ضائع ہوجاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۵۶)

55

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے۔ گرمی کی وجہ سے ضعف کی تکلیف تاحال چل رہی ہے۔ ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت بالالتزام حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۷ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ناسازی چلی آرہی ہے۔ کبھی ضعف کم ہوجاتا ہے اور کبھی پھر زیادہ ہوجاتا ہے۔ گزشتہ رات سے سر درد کی بھی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین۔

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کی پہلی ششماہی گزر چکی ہے۔ جملہ زعماء مجالس اپنے اپنے ہاں اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا ان کی مجلس نے اپنا پچاس فیصدی بجٹ پورا کر دیا ہے۔ اگر اس میں کمی رہ گئی ہو تو مہربانی فرما کر فوری توجہ کریں۔ چندہ کی کوئی رقم اپنے پاس نہ روکیں۔ اور ہر ماہ جس قدر وصولی ہو اسے مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

وقف عارضی پر جانے والے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی رپورٹوں پر اپنا وفد نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد تربیت ربوہ)

زعماء کرام مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ از راہ کرم ان احباب کی فہرست ارسال فرماویں۔ جو یکم صلح ۱۳۴۷ ہش مطابق یکم جنوری ۱۹۶۸ء یا بعد میں اب تک تنظیم انصار اللہ میں شامل کئے گئے ہیں۔ (قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۴ وفا ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۶۸ء بروز اتوار خاکسار کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام شفیق محمود طاہر رکھا ہے۔ نومولود حضرت میر محمد ابراہیم صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پسرور کا پوتا ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور اسلام واحمدیت کا حقیقی خادم بننے کیلئے دعا فرمائیں۔ میر مبشر احمد طاہر آف سیالکوٹ حال ربوہ

ربوہ ۱۷ وفا۔ آج علی الصبح چار بجے یہاں پندرہ منٹ تک خاصی تیز بارش ہوئی۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ وفا ۱۳۴۷ ہش

تلاشِ خدا زندگی کا بنیادی مقصد ہے

جلسۂ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال میں ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء میں منعقد ہوا تھا اور اس میں جو مضمون اسلام کی وکالت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے پڑھا گیا تھا اور جو اسلامی اصول کی فلاسفی کے نام سے شائع ہو چکا ہوا ہے۔ اس میں تیسرے سوال کے جواب میں کہ "دنیا میں زندگی کا مدعا کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انسان کو جو کچھ اندرونی اور بیرونی اعضاء دیئے گئے ہیں یا جو کچھ قوتیں عنایت ہوئی ہیں۔ اصل مقصود ان سے خدا کی معرفت اور خدا کی پرستش اور خدا کی محبت ہے۔ اسی وجہ سے انسان دنیا میں ہزاروں شغلوں کو اختیار کر کے پھر بھی بجز خدا کے اپنی سچی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا۔ بڑا دولت مند ہو کر، بڑا عہدہ پا کر، بڑا تاجر بن کر بڑی بادشاہی تک پہنچ کر، بڑا فلاسفر کہلا کر آخر ان دنیوی گرفتاریوں سے بڑی حسرت کے ساتھ جاتا ہے۔ اور ہمیشہ دل اس کا دنیا کے استغراق سے اس کو ملزم کرتا رہتا ہے۔ اور اس کے مکروں اور فریبوں اور ناجائز کاموں میں کبھی اس کا کانشنس اس سے اتفاق نہیں کرتا ایک دانا انسان اس مسئلہ کو اس طرح بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس چیز کے قویٰ ایک اعلیٰ سے اعلیٰ کام کر سکتے ہیں۔ اور پھر آگے جا کر ٹھہر جاتے ہیں۔ وہی اعلیٰ کام اس کی پیدائش کی علت غائی سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً بیل کا کام اعلیٰ سے اعلیٰ قلبہ رانی یا آبپاشی یا باربرداری ہے۔ اس سے زیادہ اس کی قوتوں میں کچھ ثابت نہیں ہوا۔ سو بیل کی زندگی کا مدعا یہی تین چیزیں ہیں اس سے زیادہ کوئی قوت اس میں پائی نہیں جاتی۔ مگر جب ہم انسان کی قوتوں کو ٹٹولتے ہیں۔ کہ ان میں اعلیٰ سے اعلیٰ کونسی قوت ہے۔ تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدائے اعلیٰ و برتر کی اس میں تلاش پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے کہ خدا کی محبت میں ایسا گداز اور محو ہو کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے۔ سب کچھ خدا کا ہو جائے وہ کھانے اور سونے وغیرہ طبعی امور میں دوسرے حیوانات کو اپنا شریک غالب رکھتا ہے۔ صنعت کاری میں بعض حیوانات اس سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ بلکہ شہد کی مکھیاں بھی ہر ایک پھول کا عطر نکال کر ایسا شہد نفیس پیدا کرتی ہیں کہ اب تک اس صنعت میں انسان کو کامیابی نہیں ہوئی پس ظاہر ہے کہ انسان کا اعلیٰ کمال خدا تعالیٰ کا وصال ہے۔ لہذا اس کی زندگی کا اصل مدعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف اس کے دل کی کھڑکی کھلے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۴۹ و ص۱۵۰)

یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت اعلیٰ دلیل دے کر بتایا ہے۔ کہ انسانی زندگی کا حقیقی مدعا کیا ہے۔ کسی چیز کا مقصد حقیقی معلوم کرنے کے لئے اس چیز کی قدرتوں کو دیکھا جاتا ہے۔ ایک مشین کو دیکھ کر کہ وہ کیا کام کر سکتا ہے۔ اس کا مقصد معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اور ہم کہتے ہیں کہ چونکہ یہ مشین صرف یہ کام کر سکتی ہے۔ اس لئے اس کے بنانے والے نے اس کو اس مقصد کے لئے بنایا ہے۔ مثلاً کپڑے سینے کی مشین صرف کپڑا سی سکتی ہے اور ہل چلانے کا ٹریکٹر صرف ہل چلا سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیل کی زندگی کی مثال لی ہے۔ اور واضح کیا ہے۔ کہ بیل میں جو قوتیں رکھی گئی ہیں وہ صرف ان کاموں تک محدود ہیں۔ جو کام اس سے لیا جاتا ہے۔ اگر بیل میں کوئی مزید قوت معلوم ہو۔ تو انسان اس قوت سے بھی کام لے سکتا ہے۔ اور بس الغرض کسی چیز کی ساخت یا حیوان کی زندگی کے مقصد کا اس کی صلاحیتوں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سے پہلے فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ مختلف الطبائع انسان اپنی کوتہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف طور کے مدعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں۔ اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں۔ مگر وہ مدعا جو خدا تعالیٰ اپنی پاک کلام میں بیان فرماتا ہے یہ ہے فرماتا ہے۔

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔

یعنی میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا کے لئے ہو جانا ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۴۷ و ص۱۴۸)

(باقی)

مجاہدینِ وقفِ جدید

سنا رہے ہیں زمانے کو قربِ حق کی نوید
درِ حبیب کے خدام ۔ اہلِ وقفِ جدید

کرے جو زندگی رُوح خونِ دل سے کشید
اسی کا نام ہے غازی ۔ اسی کا نام شہید

نہ کرسکا مجھے مرعوب جادوئے تثلیث
کہ میری رُوح میں پنہاں تھا جذبۂ توحید

اُسی کے فیض سے پائے گی روشنی دنیا
خدا نے بھیجا ہے جس کو بہ کلمۂ تجدید

وہ آگئے مرے دل میں سکونِ دل بن کر
میرے خیال میں جن کی نہ دید تھی نہ شنید

ہیں سربکف وہ چراغِ وفا کے پروانے
کہ جن کے ہاتھوں میں سونپی گئی دلوں کی کلید

کبھی تو عرش پہ پہنچے گی میرے دل کی مراد
میں اس کے دستِ عطا سے نہیں ہوں نا امید

ہزار بار ترا نام لے کے اٹھیں گے
ہزار بادِ مخالف کی آندھیاں ہوں شدید

عبدالسلام اختر ایم اے

56

اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت

شرک ہمیشہ اس صفت کے انکار کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

یٰۤاَبَتِ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ
یَّمَسَّکَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ
فَتَکُوۡنَ لِلشَّیۡطٰنِ وَلِیًّا

"اس جگہ اللہ تعالیٰ نے عذاب کے لئے رحمٰن کا لفظ استعمال کیا ہے حالانکہ عذاب نازل کرنا خدائے رحمٰن کا کام نہیں۔ عذاب نازل کرنے والی خدا تعالیٰ کی بعض اور صفات ہیں مثلاً جبار خدا عذاب نازل کرتا ہے۔ قہار خدا عذاب نازل کرتا ہے۔ ذوالانتقام خدا عذاب نازل کرتا ہے۔ اسیطرح بعض اور نام ہیں جو خدا تعالیٰ کی صفتِ عذاب کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور جن کے ماتحت اس کی نافرمانی کرنیوالوں پر عذاب نازل ہوتا ہے مگر یہاں رحمٰن کی صفت کا ذکر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ

اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یَّمَسَّکَ
عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ

میں ڈرتا ہوں کہ خدائے رحمٰن کی طرف سے تجھے عذاب نہ پہنچ جائے۔ پس سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے؟

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر عذاب کی صفت کسی نہ کسی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی انسان اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا انکار کرتا ہے تو عذاب کی صفت ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی رحیمیت کا انکار کرتا ہے تو عذاب کی صفت ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی مالکیت کا انکار کرتا ہے تو عذاب کی صفت ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی صفتِ احیاء کا انکار کرتا ہے تو عذاب کی صفت ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی صفتِ اغناء کا انکار کرتا ہے تو عذاب کی صفت ظاہر ہوتی ہے۔ غرض عذاب کی صفات مستقل نہیں۔ یعنی آپ ہی آپ بلا وجہ عذاب کی صفت ظاہر نہیں ہوتی بلکہ کسی نیک صفت کے انکار یا اس کے ردّ کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ اگر عذاب کی صفت کو ہم مستقل سمجھیں تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ ہمارا خدا نعوذ باللہ ظالم ہے اور آپ ہی آپ اس کا دل چاہتا ہے کہ میں لوگوں کو پیس ڈالوں، ان پر عذاب نازل کروں اور انہیں تباہ اور برباد کردوں اور یہ جابرانہ اور ظالمانہ طریق ہے جو خدا تعالیٰ جیسی رحیم و کریم ہستی کے بالکل منافی ہے۔ پس جبکہ اس کی سزا والی صفات صفاتِ مستقلہ نہیں بلکہ کسی دوسری صفت کی مناسبت سے ظاہر ہوتی ہیں تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ کی صفتِ عذاب کبھی رحمانیت کی وجہ سے نازل ہوتی ہے، کبھی رحیمیت کی وجہ سے نازل ہوتی ہے، کبھی غفاریت کی وجہ سے نازل ہوتی ہے، کبھی ستاریت کی وجہ سے نازل ہوتی ہے۔ کبھی خدا تعالیٰ کی صفتِ ستار ایک انسان کے عیبوں کو چھپاتی چلی جاتی ہے مگر وہ پھر بھی باز نہیں آتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر عذاب نازل ہوجاتا ہے اب اس پر عذاب تو آیا مگر خدا تعالیٰ کی صفتِ ستاری کی وجہ سے۔ کبھی وہ ایک شخص کو رزق دیتا چلا جاتا ہے مگر باوجود کثرتِ رزق کے وہ نافرمانی میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس کی متواتر نافرمانیوں کو دیکھتا ہے تو اس پر عذاب نازل کرتا ہے۔ اب اس پر عذاب تو آیا مگر صفتِ رزاق کی وجہ سے۔ جب اس نے خدا تعالیٰ کی اس صفت کی ہتک کی تو اس پر عذاب آگیا۔ پس

اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یَّمَسَّکَ
عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ

کے یہ معنی ہیں کہ میں ڈرتا ہوں کہ تجھ پر وہ عذاب نازل نہ ہو جو رحمانیت کی صفت کی وجہ سے نازل ہوتا ہے۔

تمہیں خدا نے مالک بنایا تھا پتھروں کا،
تمہیں خدا نے مالک بنایا تھا آگ کا،
تمہیں خدا نے مالک بنایا تھا ہوا کا،
تمہیں خدا نے مالک بنایا تھا پانی کا،
اور یہ ساری چیزیں وہ ہیں جو خدا تعالیٰ نے اپنی رحمانیت کی وجہ سے تم کو دیں مگر انہی چیزوں کو تم نے اس کا شریک بنا لیا۔

دنیا میں جس قدر بت پائے جاتے ہیں وہ سارے کے سارے رحمانیت کے ماتحت آتے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے بھیجا اور اس لئے بھیجا کہ وہ اس کے بندوں کی خدمت کریں مگر لوگوں نے انہی کو خدا کا بیٹا بنالیا تو شرک ہمیشہ رحمانیت کی صفت کے انکار کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے اسی لئے ہندو اور عیسائی خدا تعالیٰ کو رحمٰن نہیں مانتے۔ ہندوؤں نے جب اپنی تعلیم پر غور کیا تو انہیں ماننا پڑا کہ خدا روح اور مادہ کا خالق نہیں۔ اگر وہ اسے خالق مانیں تو ساتھ ہی اسے رحمٰن بھی ماننا پڑے گا اور رحمان ماننے سے ہندو مذہب ختم ہوجاتا ہے۔ اسی طرح عیسائی خدا تعالیٰ کو رحمٰن مانیں تو انہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ شریعت لعنت نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت کا تقاضا ہے کہ اس کی طرف سے ہدایت آئے اور جب شریعت لعنت نہیں بلکہ اس پر عمل کر کے انسان نجات پاسکتا ہے تو کفارہ کا انکار کرنا پڑا۔ کفارہ کے انکار سے مسیح کی ابنیت ختم ہوگئی۔ اور جب مسیح کی ابنیت ختم ہوگئی تو عیسائیت بھی فنا ہوگئی۔ پس شرک میں سب سے بڑا انکار خدا تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کا ہی کرنا پڑتا ہے اس لئے جو قومیں شرک کرتی ہیں ان کے متعلق خدا تعالیٰ کی رحمانیت کی صفت کہتی ہے کہ میری ہتک انتہاء تک پہنچ چکی ہے اب ان پر عذاب نازل ہونا چاہیئے۔ پس

اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یَّمَسَّکَ
عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ

کا یہ مطلب نہیں کہ رحمانیت عذاب نازل کرتی ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رحمانیت کی صفت اس عذاب کا موجب ہوجاتی ہے۔

فَتَکُوۡنَ لِلشَّیۡطٰنِ وَلِیًّا

پس تو شیطان کا دوست ہوجائے۔ یہ الفاظ بھی اسی بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہاں شیطان سے بت مراد نہیں کیونکہ بتوں سے تو وہ پہلے ہی دوستی کر رہا تھا۔

میں اوپر بتا چکا ہوں کہ شیطان کے ساتھ تین ذرائع سے تعلق پیدا ہوتا ہے اوّل نفس کے ذریعہ سے یعنی نفس انسان کو گمراہ کرتا ہے اور اس کا شیطان سے تعلق ہوجاتا ہے۔ دوسرے بُرے ساتھیوں کے ذریعہ سے اور تیسرے جب شیطان کے ساتھ براہِ راست تعلق ہوجائے تو بد ارواح اس کے نفس پر پرتو ڈالتی ہیں اور اسے گمراہی میں بڑھاتی چلی جاتی ہیں۔

پہلے یہ کہا تھا کہ تو شیطان کی عبادت نہ کر کیونکہ شیطان خدائے رحمٰن کا نافرمان ہے۔ اس کے بعد یہ کہا کہ اگر تم عبادتِ شیطان سے باز نہ آؤ گے تو خدا تعالیٰ کی رحمانیت کی صفت تم پر عذاب لانے کا موجب بن جائے گی اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم شیطان کے دوست ہوجاؤ گے گویا عبادتِ شیطان سے بھی بڑھ کر یہ بات ہے کہ انسان شیطان کا دوست بن جائے کیونکہ پہلے صرف اتنی بات تھی کہ یہ اپنے نفس کے گمراہ کن خیالات کی وجہ سے شیطان کی بات مانتا تھا یا اپنے بُرے دوستوں کی وجہ سے شیطان کی بات مانتا تھا مگر پھر ترقی کر کے اس کا شیطان سے براہِ راست تعلق ہوجاتا ہے جس طرح مومنوں کا نیکیوں میں ترقی کرتے کرتے فرشتوں سے براہِ راست تعلق ہوجاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم ص۲۷۷ تا ص۲۷۹)

درخواستِ دعا: خاکسار کے بھائی کی کار کے حادثہ میں دائیں بازو کی نس کٹ گئی ہے اور اب وہ راولپنڈی فوجی ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ سے خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد کامل شفا عطا فرمائے۔

(محمود احمد جنجوعہ سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام مڈل سکول گھٹیالیاں)

ولادت

برادرم عبدالشکور صاحب اسلم نیشنل بنک آف پاکستان ہیڈ آفس کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۶ احسان ۱۳۴۷ ہش کو دوسری بچی عطا کی ہے جو محترم محمد ظہور خاں صاحب پٹیالوی آف احمد نگر صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم شیخ خادم حسین صاحب ریٹائرڈ سیکشن آفیسر وزارتِ خارجہ پاکستان کی نواسی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام طاہرہ صدیقہ رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک خادمِ دین بنائے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے نیز اسے اور اس کی والدہ کو صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار منظور احمد خاں۔ ربوہ)

محترم محمد ابراہیم صاحب ناصر مرحوم کی یاد میں

(۱)

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بی ۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

محترم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر ایم ۔ اے جن کے ساتھ مجھے بحیثیت ایک استاد بارہ تیرہ سال تک تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اور اس کے بعد بعض جماعتی اداروں اور تنظیموں میں بھی کام کرنے کا موقع ملا بعض ایسی قابلِ قدر خوبیوں اور خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے جو اپنی ذات میں منفرد تھیں ۔ مرحوم ریاضی کے نہایت ہی اعلیٰ استاد تھے اپنے مضمون پر انہیں بہت عبور تھا ۔ ان کا پڑھانے کا طریقہ نہایت موثر اور دلنشین تھا ۔ ان کا سمجھایا ہوا ایک ایک لفظ طلباء کے ذہن میں اترتا چلا جاتا تھا ۔ ایسی اچھی طرح کہ پھر وہ دماغ سے محو نہیں ہوتا تھا ۔ ریاضی ایک خشک اور مشکل مضمون ہے ۔ طلباء کے دل میں اس کا شوق پیدا کرنا اور اسے مقبول بنانا ناصر صاحب مرحوم کا ہی حصہ تھا ۔ میرے علم میں ان سے زیادہ اچھی اور موثر طرز پر ریاضی پڑھانے والا کوئی اور استاد ہمارے سکول کو نہیں ملا ۔ وہ نہ صرف سکول ٹائم میں ہی نہایت کاوش اور انہماک سے پڑھاتے تھے بلکہ سکول کے علاوہ بھی بعض اوقات ۔ بوقتِ ضرورت ساری کلاس کو اور بعض اوقات فرداً فرداً کمزور بچوں کو گھر پہ بلا کر ان سے ریاضی کے مسئلے سنتے اور یاد کرواتے تھے ۔ اور یہ سب کچھ بلا معاوضہ محض اپنے سکول کے بچوں اور اپنے سکول کے مفاد کی خاطر وہ کرتے تھے ۔ ہماری مسابقت کی مساعی اُس زمانہ میں اس قدر کامیاب تھی کہ کیا بلحاظ کیفیت اور کیا کمیت سکول کے نتائج خوشکن نکلتے رہے ۔ ناصر صاحب کے دل میں اپنے پرانے اساتذہ کی قابلِ رشک حد تک عزت تھی ۔ محترم حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم اور محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب اطال اللہ عمرہٗ کا جائز طور پر اپنے اس ہونہار شاگردِ رشید پر فخر قائم رہا ۔ ناصر صاحب نے ان کے ہر حکم پر خندہ پیشانی سے لبیک کہا اور ان کی عزت اور احترام کو ہر وقت ملحوظ رکھا ۔ اپنے اساتذہ کا ادب و احترام کرنے میں ناصر صاحب مرحوم قابلِ تقلید وجود تھے ۔ دستخط نہایت ہی خوشنما اور دلکش تھا ۔ جو کام لئے ۔ نقشہ جات کی تیاری وغیرہ وہ ایسی محنت سے تیار کرتے تھے کہ دیکھنے اور دینے والا ان کی اس صلاحیت کا گرویدہ ہو جاتا تھا ۔ سالہا سال سے نہایت اخلاص اور ذوق سے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی چارٹ تیار کرنے میں بھی خاص مہارت اور یدِطولیٰ رکھتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت کرے ۔

(۲)

(مکرم منور شمیم صاحب خالد ایم ۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ۔ ربوہ)

محترم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر مرحوم مرنجان مرنج قسم کے انسان تھے ۔ طبیعت میں سادگی تھی مگر اس کے ساتھ زندہ دل بھی تھے ۔ ہمیشہ ہنس کر ملتے ۔ مشفق و ہمدرد استاد تھے ۔ ساری زندگی خدمتِ دین میں بسر کی ۔ غیر ممالک میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ بھی ادا کیا ۔ پہلے ہائی سکول میں بعد میں کالج میں صدر شعبہ ریاضی مقرر ہوئے ۔ سٹاف کونسل کے سیکرٹری بھی رہے ۔ ناظم امتحانات سالہا سال تک رہے ۔ مجلس انصاراللہ کی مرکزی مجلس عاملہ میں کئی سال تک مختلف حیثیتوں سے کام کیا ۔ جلسہ سالانہ سے متعلق ڈیوٹیوں کا چارٹ تیار کرنا آپ کے ذمہ ہی ہوتا تھا ۔ آپ اپنے گوناگوں فرائض نہایت توجہ انہماک اور محنت سے ادا کرتے تھے ۔ جب تک ہر کام اپنے ہاتھ سے نہ کرتے انہیں تسلی نہیں ہوتی تھی ۔ یونیورسٹی نے جب سیشنل ایوارڈ کا نظام رائج کیا تو تمام طلباء کے فارم اپنے ہاتھ سے پُر کرتے اور متعلقہ اساتذہ سے خود ہی تصدیقی دستخط کرواتے ۔ اسی سلسلہ میں جب ایک دفعہ خاکسار کو دستخط کرنے کو کہا تو ایک معمولی سی غلطی معلوم ہو گئی آپ نے فوراً وہ فارم اپنی دراز میں رکھ لئے اور کہنے لگے کہ نئے فارم تیار کروں گا تب دستخط کریں ۔ واضح رہے کہ سارا فارم دوبارہ پُر کرنے میں کم از کم ایک گھنٹہ ضرور صرف ہوتا ہوگا لیکن آپ نے نہایت بشاشت سے دوہری محنت اپنے اوپر ڈال لی ۔ یہی کام آپ کلرک سے بھی لے سکتے تھے لیکن نہیں ۔ ہر کام خود نہایت احساسِ ذمہ داری سے تکمیل تک پہنچاتے تھے ۔

ہمیشہ ہشاش بشاش رہتے ، شاگردوں سے مشفقانہ اور دوستانہ سلوک کرتے ۔

ہومیوپیتھک طریقِ علاج میں خصوصی مہارت رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا بھی رکھی تھی ۔ دو سال قبل خاکسار کے بچہ کو جو ابھی آٹھ ماہ کا تھا پیٹ کی تکلیف ہوئی کوئی چیز معدہ میں نہ ٹھہرتی ۔ پانچ دن ہو گئے ہر ممکن انگریزی و دیسی علاج آزمایا لیکن بچے کی حالت بگڑتی ہی جا رہی تھی ۔ کچھ سمجھ نہ آ رہا تھا کہ کیوں دوا اثر نہیں کرتی ۔ بچے کی دادی اماں اور دادا جان اپنے پہلے پوتے کی حالت دیکھ کر بہت پریشان ہو گئے ۔ چھ سات دن ہونے کو آئے بچے کے معدہ میں کوئی خوراک نہیں ٹھہر رہی تھی ۔ ایک دن والدِ محترم نے مکرم ناصر صاحب مرحوم کو جا کر بتایا کہ بچے کو یہ تکلیف ہے اور کوئی علاج کارگر نہیں ہو رہا ۔ آپ نے سمپٹم وغیرہ پوچھے اور خود دوا لے کر غریب خانہ پر تشریف لائے ۔ بچہ کو دیکھا اور چار پانچ ہومیوپیتھی کی گولیاں اس کے منہ میں ڈال کر فرمایا انشاء اللہ پہلی خوراک ہی سے افاقہ ہو جائے گا ۔ خدا نے ایسا فضل کیا کہ اس کے بعد بچہ کی حالت معجزانہ طور پر سنبھلنے لگ گئی ۔

محترم ناصر صاحب مرحوم کو ہومیوپیتھی سے خاص شغف تھا ۔ اپنے اس خدمتِ خلق کے کام میں بڑے شوق سے مصروف رہتے ۔ اپنے محلہ کے علاوہ دوسرے محلوں سے بھی لوگ آپ سے دوا لینے آتے اور یہ ہمیشہ اچھی ولایتی کمپنی کی خریدتے جب خدمتِ خلق کا یہ شوق ان کی جیب کی استطاعت سے باہر ہو گیا تو پھر آپ نے رفقاءِ کار کے کہنے پر فیصلہ کیا کہ اب ہر دوا لینے والے سے ایک آنہ یا دو آنے وصول کئے جائیں تاکہ اخراجات کی کچھ رقم نکل آیا کرے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ یہ فیصلہ فیصلہ کی حد سے آگے نہ بڑھ سکا ۔

حالیہ موسمِ گرما کی تعطیلات کے لئے ۲۷ احسان (جون) کو کالج کا آخری دن تھا ۔ پیریڈ ختم ہوتے ہی تمام اساتذہ سٹاف روم میں جمع ہو گئے ۔ ہنسی مذاق اور قہقہے گونج رہے تھے ۔ سٹاف سیکرٹری چوہدری حمید اللہ صاحب نے آم کے ٹوکروں کا بندوبست کیا ۔ آم و مشروب سے فارغ ہونے کے بعد ناصر صاحب مرحوم نے فرمایا یہ الوداعی پارٹی ہے ۔ ان کا مطلب اس فقرے سے اس وقت تو یہی تھا کہ تعطیلات ہو رہی ہیں اور اس کے بعد سٹاف اکٹھا نہیں ہوگا ۔ لیکن کسے معلوم تھا کہ ایک ہفتہ کے بعد ناصر صاحب خود ہی رخصت ہو جائیں گے اور اس طرح یہ پارٹی واقعی الوداعی پارٹی ثابت ہو گی ۔

وفات کے اگلے دن ہی ہمارے ایک رفیقِ کار نے اپنی گذشتہ رات کی خواب سُنائی کہ ناصر صاحب مرحوم اگلے جہان میں بہت خوش ہیں ۔

اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت کرے بہت خوبیوں والے انسان تھے ۔

ایک اہم سوال

مگر جواب عمل سے دیجئے

ہر احمدی نوجوان کی خداداد ذہنی ، جسمانی اور روحانی قوتوں پر نہ صرف اس کا اپنا بلکہ ملک و ملت کا بھی حق ہے ۔ ہر خادم کا فرض ہے کہ وہ اپنی ان ذمہ داریوں کا احساس اپنے دل و دماغ میں تازہ رکھے جو اپنے ہمسایوں ، اپنے ہموطنوں اور اپنے ملک کی طرف سے اس پر عائد ہوتی ہیں ۔ جب آپ دن بھر کی دوڑ دھوپ کے بعد رات کو سونے لگیں تو خود سے ایک سوال کریں ۔ ۔ ۔ ” مجھے خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جو صحتمند قوتیں عطا کی ہیں کیا یہ سب اپنی ہی ذات اور ضروریات تک محدود رہی ہیں ۔ یا کچھ وقت کے لئے ان خداداد صلاحیتوں کو دوسرے لوگوں کی بھلائی و بہتری کے لئے بھی صرف کیا ہے ۔

یہ سوال آپ سے عمل کا تقاضا کرتا ہے ۔ اپنے عمل سے جواب دینے کی کوشش کریں ۔ یاد رکھیں ! خدمتِ خلق کے بے لوث جذبہ کے ساتھ دوسروں کی ضروریات اور تکالیف کا خود احساس کرتے ہوئے اپنی ہر ممکن مدد تعاون اور خدمات پیش کر کے ۔۔۔ دوسرے الفاظ میں ۔ مذہب و ملت رنگ و نسل امارت و غربت کے امتیازات کو بالائے طاق رکھ کر مخلوقِ خدا کی خدمت کر کے ہی آپ اپنی خداداد طاقتوں کا صحیح اور بامقصد استعمال عمل میں لا سکتے ہیں ۔ ہر روز ضرور کچھ نہ کچھ وقت خدمتِ خلق کے کاموں کے لئے نکالئے ۔ تبھی آپ اپنا وجود نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی باعث فلاح و برکت بنا سکیں گے ۔

ہر احمدی نوجوان کا خدمتِ خلق کے کاموں میں حصہ لینا وقت کا ایک اہم تقاضا ہے ۔ (مہتمم خدمتِ خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

57

زرعی ترقی ـــ اور ـــ امداد باہمی

مکرم اسلم اقبال صاحب رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز مغربی پاکستان

پاکستان کی سب سے بڑی صنعت زراعت ہے اور ملک کی اسی فیصد آبادی کا گذارا اسی پیشے پر ہے۔ زمین زرخیز ہے۔ کاشت کار محنتی ہے۔ لیکن پھر بھی ملک اپنی آبادی کے لئے کافی خوراک پیدا نہیں کر رہا۔ یہ بات انتہائی افسوسناک ہے کہ ہمیں ہر سال بیرونی ملکوں سے اناج درآمد کرنا پڑتا ہے۔ کیا یہ بات عجیب نہیں کہ ۸۰ فیصد آبادی کاشتکاری کرنے کے باوجود اپنے لئے بھی خوراک پیدا نہیں کر سکتی۔ اور دوسرے ممالک جن سے ہم اناج منگواتے ہیں ان کی آبادی کا صرف سولہ فی صد کاشتکاری کرتا ہے اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہماری زراعت کتنی پسماندہ ہے اور کتنے نقصان میں جا رہی ہے۔

ہمارے ہاں آب پاشی اور نہروں کا نظام دنیا بھر سے بہتر ہے۔ ہماری ساٹھ فیصد اراضی نہروں سے سیراب ہوتی ہے جبکہ دوسرے ممالک میں ایسا انتظام کوئی نہیں لیکن زراعت کے ذریعے جس سے ملک کی اسی فی صد آبادی وابستہ ہے قومی آمدنی میں ہمارا حصہ صرف ۰۰ فی صد ہے۔

موجودہ حکومت نے اس سلسلے میں بڑے ٹھوس قدم اٹھائے اور بڑے جامع منصوبے بنائے ہیں اپنی اس کمزوری کے اسباب معلوم کرنے کے لئے ماہرین کے کمیشن اور کمیٹیاں مقرر کیں اور اس کا حل تلاش کیا ہے۔

ماہرین نے پوری پوری تحقیقات اور غور و فکر کے بعد بتایا ہے کہ ملک کی زرعی ترقی اور خوراک میں خود کفیل ہونے کے لئے ہمیں سات باتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔

الف:۔ پرانا اور فرسودہ طریق کاشت ترک کر کے زراعت کے جدید اور مشینی ذرائع اختیار کئے جائیں۔

ب:۔ اعلیٰ بیج استعمال کیا جائے اور وہ زمینداروں کو واجبی نرخوں پر مہیا کیا جائے۔

ج:۔ کیمیائی کھاد زمینداروں کو زیادہ مقدار میں اور ارزاں نرخوں پر دی جائے

د:۔ فصلوں کو بیماریوں سے بچایا جائے

ہ:۔ کھیتی باڑی کے لئے وافر مقدار میں پانی مہیا کیا جائے

و:۔ زمینداروں کو زراعت کے لئے کافی مالی امداد دی جائے۔

ز:۔ بنجر اور غیر آباد زمینوں کو آباد کیا جائے۔

یہ تمام امور اور پروگرام فرداً فرداً حل اور حاصل کر سکنا ممکن نہیں۔ اس کے لئے ایک تنظیم کی ضرورت ہے۔ امداد باہمی ہی ایسی تنظیم بہترین طریقے سے مہیا کر سکتی ہے۔ دوسرے ممالک جنہوں نے اپنی زراعت کو وسعت فروغ اور عروج پر پہنچایا ہے۔ انہوں نے امداد باہمی ہی کو بطور طریق کار استعمال کیا ہے۔ کیونکہ ایک دوسرے کی مدد کرکے اور اپنی مدد آپ کے اصول کے تحت ذاتی منفعت نفسا نفسی اور چھوٹے بڑے کی تفریق ایک جماعت کی صورت میں ڈھل جاتی ہے ہر شخص اپنی مشکلات تن تنہا حل نہیں کر سکتا۔ لیکن ایک جماعت وہی کام بڑی آسانی سے کر سکتی ہے۔

چنانچہ ہماری حکومت نے بھی اس تجویز اور طریقے کو پسند کرکے فیصلہ کیا ہے کہ امداد باہمی کو بطور طریق کار استعمال کیا جائے کیونکہ غریب کم حیثیت اور متوسط طبقہ کے لوگوں کی ترقی کے لئے اس سے بہتر کام کرنے کا اور کوئی طریق نہیں۔

اس وقت ملک میں امداد باہمی انجمنوں کی تعداد تقریباً اننتیس ہزار ہے۔ جن میں سے تقریباً ۲۲ ہزار انجمنیں زمینداروں کی ترقی اور ان کی مدد سے متعلق ہیں اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ تحریک امداد باہمی کا تین چوتھائی حصہ زراعت کی ترقی میں مصروف اور اس کے لئے وقف ہے۔ ان ۲۲ ہزار انجمنوں میں سے تقریباً ۱۰ ہزار انجمنیں صرف زراعت کو قرضہ مہیا کرتی ہیں کیونکہ وافر اور معقول قرضہ کے بغیر زراعت کی ترقی کے اچھے طریقے اپنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ویسے ماہرین کے اندازے کے مطابق ہماری زراعت کو تقریباً تین سو کروڑ روپے سالانہ کی ضرورت ہے لیکن حکومت کا اندازہ ہے کہ اگر تیسرے پنجسالہ منصوبے کے دوران مختلف اداروں مثلاً زرعی ترقیاتی بنک تقاوی اور امداد باہمی کی طرف سے زمینداروں کو زرعی ضروریات کے لئے ۱۳۰ کروڑ روپیہ مل جائے تو یہ منصوبے کے مطابق ترقی کر سکے گی۔

اور حکومت کا فیصلہ ہے کہ اس میں سے امداد باہمی ۷۰ کروڑ روپیہ یعنی ۶۷ فیصد زمینداروں کو مہیا کرے۔ چنانچہ اس پر عمل کیا جا رہا ہے اور دیہی قرضہ انجمنوں کو اس غرض کے لئے مناسب امداد دی جا رہی ہے اور ضرورت کے مطابق انجمنوں کی اصلاح اور تنظیم بھی کی جا رہی ہے

دوسرے پنجسالہ منصوبے میں دیہی انجمنوں نے ۴۸ کروڑ روپیہ زراعت کی ترقی اور دوسری ضروریات کے لئے زمینداروں کو دیا تھا۔

یہ ضرورت محسوس کرتے ہوئے کہ دیہات میں ہر وقت پیش آنے والی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے چھوٹی چھوٹی انجمنوں کے بجائے بڑی انجمنیں ہونی چاہئیں تاکہ وہ بنک کا کام بھی دے سکیں۔ تقریباً ساڑھے پانسو بڑی انجمنیں بنائی گئی ہیں۔ جن کے ۶۵۰ سیکرٹریوں کو باقاعدہ سرکاری خرچ پر تربیت دی گئی اور پھر ان کی تنخواہوں کے سلسلے میں بھی سرکاری امداد دی گئی ہے۔

۲۴۰ انجمنوں کو دس ہزار روپیہ فی انجمن کے حساب سے سرکاری امداد دی گئی تاکہ ان کا سرمایہ اتنا ہو جائے کہ وہ ممبروں کو زیادہ سے زیادہ قرضے دے سکیں اسکے ساتھ ہی اسباب کی بھی ضرورت محسوس کی گئی کہ دیہات میں کوئی پختہ جگہ اور گودام ایسا ہونا چاہیئے۔ جہاں زمیندار کچھ عرصے کے لئے اپنی جنس محفوظ رکھ سکیں اور اسے منڈی میں لے جا سکیں۔ تاکہ وہ اچھے نرخوں پر فروخت ہو۔ یہ نہ ہو کہ اسے محفوظ رکھنے کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے وہ اونے پونے بیچ دی جائے اسکے ساتھ ہی ان گوداموں میں کھاد اور بیج بھی محفوظ رکھے جائیں تاکہ انہیں بر وقت استعمال کیا جا سکے۔ یہ سب سوچ کر سرکاری امداد سے ۲۶۰ گودام تعمیر کئے جا چکے ہیں جن پر ۲۶ لاکھ روپیہ لاگت آئی ہے اور مزید ۱۵۰ گوداموں کی تعمیر کے لئے بھی امداد دی گئی ہے۔ جو بہت جلد تعمیر ہو جائیں گے اس کے علاوہ سکرٹریوں کی تعلیم و تربیت اور تنخواہ کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے اور پروگرام یہ ہے کہ ہر یونین کونسل میں قرضے کی ایک انجمن ضرور ہو جو اپنے حلقے کی ضرورتیں پوری کر سکے۔

جب حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ کیمیائی کھاد کے بغیر ہماری زراعت زیادہ پیداوار نہیں دے سکتی اور اعلیٰ بیجوں کے بغیر فصل اچھی نہیں ہوتی اسلئے یہ دونوں چیزیں زمیندار کو اسکے دروازے پر مہیا کرنے کا بندوبست کرنا ضروری ہے اسوقت امداد باہمی نے یہ ذمہ داری اپنے سر لی اور اس مقصد کے لئے یونین کونسل کی سطح پر ۲۵۰۰ سروس سوسائٹیاں بنا دیں جنہیں ہر کاشتکار کو عمدہ ورثہ کر اپنی کاشتکاری کی ضرورتیں پوری کرنے کا انتظام کیا گیا تاکہ زمیندار اپنی کاہلی کے باعث کیمیاوی کھاد اور عمدہ بیج کے استعمال میں کوتاہی نہ کرے۔ چنانچہ ۱۹۶۲ سے یہی انجمنیں گاؤں گاؤں کھاد اور بیج پہنچانے کا بندوبست کر رہی ہے

دوسری غرض اس انتظام سے یہ تھی کہ زمیندار اپنی ضرورت کا خود انتظام کرنا سیکھے تاکہ ایک مرحلے پر حکومت اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائے۔ کھاد درخت اور پسند کے مطابق مقررہ قیمت پر ہر شخص کو مل سکے صوبے کی انجمنوں کی ایک مرکزی تنظیم بنا دی گئی ہے جسے "ویسٹ پاکستان کوآپریٹو سپلائی کارپوریشن" کہتے ہیں۔ یہ ملک میں پیدا ہونے والی کھاد اور بیرونی ممالک سے درآمد کی جانے والی کھاد کا بیشتر حصہ حاصل کر کے اپنی انجمنوں کی معرفت زمینداروں کو مہیا کرتی ہے۔ اسکے علاوہ کچھ ڈپو براہ راست بھی کھول کر کھاد تقسیم کر رہی ہے اس طرح کیمیائی کھاد جس کی قیمت ۲۷ کروڑ روپے ہے زمینداروں کو مہیا کی جا چکی ہے۔

اس پروگرام اور خدمت کو مزید بہتر اور موثر بنانے کے لئے اب ایک نیا منصوبہ بنایا گیا ہے جس کے تحت صوبے میں ۳۵ فارم سروس سنٹر بنائے جائیں گے تاکہ وہ کاشتکاری سے متعلق تمام ضروریات اور خدمات مہیا کریں اور کاشتکاروں کو جدید طریق کاشت اپنانے میں مدد دیں مشینی کاشت کو فروغ دیں اور زراعت سے متعلق ہر قسم کی مشینری مہیا کریں اس کی دیکھ بھال اور مرمت کے لئے ورکشاپ لگائیں اور پرزے وغیرہ مہیا کرنے کا بندوبست کریں۔ ٹیوب ویل وغیرہ لگانے میں مدد دیں مشینری اور ڈرائیوروں کا بندوبست کریں اور گشتی ورکشاپ بنا کر زمیندار کے گھر جا کر بھی ٹریکٹر اور ٹیوب ویلوں کی مدد کریں۔

(ب) بیل، کھاد، بیج اور دوسری ہر قسم کی زرعی ضروریات بہم پہنچانے کا انتظام کریں۔

(ج) کاشتکاروں کو اس کی پیداکی ہوئی اجناس کی فروخت میں ضروری مدد دیں تاکہ وہ مجبوری کے تحت محنت کی کمائی اونے پونے نہ پھینک دیں اور اس کے لئے گودام اور فروخت کا بندوبست بھی کریں۔

(د) اور اگر ضروری ہو تو قرضہ بصورت جنس بھی دیں تاکہ کوئی کاشتکار محض اسکی وجہ سے اچھا بیج اور کھاد استعمال کرنے سے رہ جائے کہ اس کے پاس پیسے نہ تھے۔

ایسے ہر سنٹر میں ایک اعلیٰ قسم کی ورکشاپ ہوگی جس میں ہر قسم کی مرمت کا کام ماہر مستری کریں گے اور ایک بہت بڑا گودام ہوگا جس میں کھاد بیج اور اجناس وغیرہ بڑی مقدار میں رکھے جا سکیں گے ان سنٹروں یا مراکز کے لئے تقریباً ملم لم ۳۹، ۵ روپیہ فی سنٹر سرکاری امداد دی جائے گی۔ اس قسم کے ۹ سنٹر اب تک رجسٹر ہو چکے ہیں اور ۲۶ مزید سنٹر بننے والے ہیں ـــ ان مراکز کے اردگرد کی ۳۲۵ سروس انجمنیں ان کی ممبر ہوں گی اور اپنی تمام ضرورتیں ان مراکز سے حاصل کرکے زمینداروں کو بہم پہنچائیں گی اور ہر سروس سوسائٹی میں کھاد بیج اور اجناس کے لئے ایک گودام تعمیر کیا جائے گا جس کے لئے سرکاری امداد دی جائے گی۔

سرمایہ بڑھانے اور سیکرٹری کی تنخواہ کے لئے بھی سرکاری امداد دی جائے گی۔

اس نئے پروگرام اور انتظام کے تحت اس وقت ان مراکز کو تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ روپے اور سروس سوسائٹیوں کو پانچ لاکھ روپے کی سرکاری امداد دی جا چکی ہے اس قلیل سی مدت اور محدود دائرے میں ان انجمنوں نے ۲۰۸۳، ۳۲، پورا کھاد ۵۰۶۷، ۱۰۹ مشین مشینوں کا تیل اور ۹۰۲۰۸ من بیج فروخت کئے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ یہ متوکل اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والا طبقہ جو اب تک دوسروں کی مدد کا محتاج تھا باہم مل جل کر کام کرنے کی ہمت و حوصلہ حاصل کر رہا ہے اور اس نے ایک تنظیم کے تحت منظم ہو کر اپنا نفع نقصان سوچنے۔ کاروباری طریق پر کام کرنے اپنی آئندہ ضروریات کو بروقت اندازہ کرنے اور انہیں حاصل کرنے کا ڈھنگ سیکھ لیا ہے کاشتکار کی ترقی کا بہترین اور قریب ترین راستہ امداد باہمی کا ہے دنیا کے دوسرے ملکوں نے اس کے استعمال سے بڑی ترقی کی اور فائدہ اٹھایا ہے۔ ہمارے ملک میں بھی کوآپریشن یا امداد باہمی کی سرگرمیوں کا رخ زیادہ تر زراعت کی ترقی اور فروغ کی طرف ہے اور ملک کی پیداوار بڑھانے میں اس نے مختلف صورتوں میں بڑا حصہ لیا ہے

شہر سیالکوٹ میں مجلس ارشاد کا جلسہ

پروگرام کے ارشاد کے مطابق مورخہ ۳ وفا ۱۳۴۲ہش کی شام کو جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں "مجلس ارشاد" کے تحت جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ شیخ محمد یعقوب صاحب نے کی اور نظم مکرم فلاح الدین صاحب نے درثمین سے سنائی۔ پھر مکرم شاہد احمد پرویز صاحب نے "مسلمان اور علم الحساب" کے موضوع پر دلچسپ اور معلومات سے پُر مقالہ پڑھا۔ پھر اسی موضوع پر مکرم جناب شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ نے پُر مغز تقریر فرمائی۔ آخر پر صدر جلسہ خاکسار سید احمد علی مربی سلسلہ احمدیہ نے "عربی زبان کی خصوصیات" پر مقالہ پڑھا۔ جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریرات کی رو سے عربی زبان کی ایک درجن سے زیادہ خصوصیات زبان کا اظہار کیا گیا۔ اور آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد خصوصی سنایا گیا کہ "ہماری جماعت کے لوگ عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدوں قرآن کریم کا مزہ نہیں آتا۔ پس ترجمہ پڑھنے کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں"

(سید احمد علی مربی جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

تلاوت قرآن پاک کا مقصد

کونسا ایسا مسلمان احمدی ہے جو روزانہ باقاعدگی کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت نہ کرتا ہو۔ تلاوت کرنے کا مقصد محض تلاوت کرنا نہیں۔ بلکہ جو جو احکام اللہ تعالیٰ صادر فرماتے ہیں۔ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنا مقصود ہونا چاہیے۔

کلام پاک میں علاوہ دیگر اوامر و نواہی کے اقامت الصلوٰۃ کے ساتھ ایتائے زکوٰۃ بھی آیا ہے۔ پس قرآن پاک کی تلاوت کرنے والے ہر مسلمان کے مد نظر یہ بات ہونی چاہیے کہ جہاں کبھی نماز قائم کرنے کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کا حکم سامنے آئے اپنا محاسبہ کرے کہ آیا اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اگر ہوتی ہو تو بتعمیل ارشاد خداوندی بیں خود آگے زکوٰۃ ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سرخروئی حاصل کرے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواست دعا

جامعہ احمدیہ ربوہ کے طلباء کا سالانہ امتحان ہو چکا ہے۔ اب نتائج کا اعلان ہونا ہے خاکسار حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ اور دیگر افراد جماعت درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے ان عزیز بچوں کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(حمید علی ظفر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ سال کنزی)

خاکسار کا بیٹا مبشر احمد کئی دنوں سے دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلا آ رہا ہے میں خود بھی عرصہ سے بیمار ہوں۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

(خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ)

چندہ امداد درویشاں

جن احباب نے ماہ احسان میں چندہ امداد درویشاں بھجوایا ہے ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو حسنات دارین سے نوازے اور اپنے خاص فضل سے انہیں مشکلات اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ اور ہر طرح ان کا معین و ناصر رہے۔ آمین۔

نمبر شمار	نام	رقم
۱	مکرم والدہ صاحبہ عبد الحلیم صاحب بڑ سیداں سیالکوٹ	۲۵ — ۰۰
۲	مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب مظفر گڑھ	۱۰ — ۰۰
۳	" سیکرٹری مال صاحب [illegible] بھاٹی گیٹ لاہور	— ۵۰
۴	" چوہدری عزیز احمد صاحب سیکرٹری مال ۳۵۹ ج ب لائلپور	۵ — ۰۰
۵	" صوفی بشارت الرحمان صاحب ربوہ	۵ — ۰۰
۶	" نائب صوبیدار محمد اشرف صاحب آزاد کشمیر	۲ — ۰۰
۷	" محمد خورشید صاحب ساہیوال	۱۵ — ۰۰
۸	" امیر جماعت احمدیہ جھنگ شہر	۵ — ۰۰
۹	" محمد یعقوب صاحب امین سیالکوٹ	۵ — ۰۰
۱۰	" محمد عیسیٰ جان صاحب سیکرٹری مال کوئٹہ	۳ — ۵۰
۱۱	" محمد یحییٰ صاحب سیکرٹری مال نیلا گنبد۔ لاہور	۳ — ۰۰
۱۲	" حکیم مرغوب اللہ صاحب جلیل دواخانہ شیخوپورہ	۳ — ۰۰
۱۳	" عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال راولپنڈی	۱ — ۰۰
۱۴	محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا عبد الرحمٰن صاحب کراچی	۱ — ۰۰
۱۵	" بیگم صاحبہ سید محمد نواز صاحب مرحوم کراچی	۱۰۰ — ۰۰
۱۶	مکرم ملک صفدر علی صاحب کراچی	۲ — ۰۰
۱۷	" نعیم احمد خان صاحب کراچی	۱۵ — ۰۰
۱۸	" محمد شریف صاحب صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور	۲ — ۰۰
۱۹	" ماسٹر محمد ابراہیم صاحب	۲ — ۰۰
۲۰	" ملک صفدر خان صاحب کراچی (صدقہ بکرا)	۹۰ — ۰۰
۲۱	" ناصر احمد صاحب چغتائی سعودی عرب بذریعہ ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب (صدقہ بکرا)	۱۰۰ — ۰۰

(ناظر خدمت درویشاں)

تحریک جدید کے متعلق

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا زاویہ نگاہ

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۶۳ء میں فرمایا:۔

"تحریک جدید کا صیغہ بڑا اہم ہے۔ جماعت کی ساکھ اور جماعت کی نیک نامی بلکہ خدا کی نظر میں اس کی قدر و قیمت زیادہ تر اسی کام کی وجہ سے ہے"

یقیناً تحریک جدید کے متعلق آپ کا بھی یہی نظریہ ہوگا۔ پھر آپ اپنا محاسبہ فرمائیے کہ اس اہم صیغہ کے لئے آپ نے جو وعدہ فرمایا ہوا ہے کیا وہ آپکی مالی حیثیت سے کم تو نہیں اور کیا وہ ایفاء کر دیا ہے؟

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے نعم البدل:۔ برادرم سید شریف احمد صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کی لڑکی بعمر ۵ ماہ / ۲ سال ۱۳ وفا ۱۳۴۲ ہش کو فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پہلے بھی ان کی بچیاں فوت ہو چکی ہیں۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل ان کو عطا فرمادے آمین۔

(خاکسار سید احمد علی مربی جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان اور یوگوسلاویہ کے درمیان تجارتی معاہدہ

اسلام آباد۔ ۱۶ جولائی۔ پاکستان اور یوگوسلاویہ کے تجارتی وفود کا اجلاس کل صبح اسلام آباد میں شروع ہو گیا۔ اس اجلاس میں دونوں ممالک اشیاء کے تبادلے کے معاہدے کو آخری شکل دیں گے۔ یوگوسلاویہ کا وفد چھ ارکان پر مشتمل ہے۔ پاکستان اور یوگوسلاویہ میں تجارتی تعلقات پچھلے چند برس سے بتدریج بڑھ رہے ہیں۔ اور موجودہ معاہدہ کے بعد ان میں کافی اضافہ ہو جائے گا۔

میرے بیانات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا

قاہرہ ۱۶ جولائی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود ریاض نے کل عرب سفیروں کے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کوپن ہیگن میں جو بیانات دیئے تھے مغربی خبر رساں ایجنسیوں نے انہیں توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے تاکہ عالمی رائے عامہ کو گمراہ کر سکیں۔ حالانکہ مصر کی پالیسی تمام دنیا کو معلوم ہے یاد رہے کہ کوپن ہیگن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق ڈاکٹر ریاض نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ اسرائیل ایک حقیقت ہے خواہ مصر اسے پسند کرے یا نہ کرے۔ ڈاکٹر موصوف نے سفیروں کا یہ جلسہ اس لئے بلایا تھا کہ انہیں اپنے دورہ سکنڈے نیویا اور صدر ناصر کے دورہ روس کی تفصیلات سے آگاہ کر سکیں

چین نے ایک بلاسٹک میزائل تیار کر لیا

لندن ۱۶ جولائی۔ برطانوی اخبار "سنڈے ٹیلی گراف" کی اطلاع کے مطابق عوامی جمہوریہ چین نے ایک نیا بین البراعظمی بلاسٹک میزائل تیار کر لیا جس کی آزمائش بہت جلد چینی ترکستان کے صحرائے ٹاکلامکن میں کی جائے گی۔

بڑے جوڑ کر ٹریکٹر تیار کرنے کے چار کارخانے

لاہور ۱۶ جولائی۔ قومی اقتصادی کونسل کی انتظامیہ کمیٹی نے مغربی پاکستان میں پرزے جوڑ کر ٹریکٹر تیار کرنے کے چار کارخانے قائم کرنے کی منظوری دی ہے،

ان ٹریکٹروں سے زرعی پیداوار میں اضافہ کرنے میں مدد ملے گی۔ کمیٹی نے ملک کی ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے متعدد کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ملک بھر میں ٹیلی فون کی ڈائریکٹ ڈائلنگ کی سکیم اور چاول کی پیداوار بڑھانے کے لئے مغربی پاکستان میں دھان چھڑنے کے مزید کارخانے لگانے کی منظوری دے دی گئی۔

اقتصادی کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس کل صبح گورنر ہاؤس میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مرکزی وزیر خزانہ مسٹر این ایم اوقیلی نے کی۔ اس میں گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ۔ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبدالمنعم خان۔ وزیر خوراک و زراعت مسٹر شمس الضحیٰ وزیر تعلیم قاضی انوار الحق۔ وزیر تجارت مسٹر عبدالغفور خان نئے مرکزی وزیر مسٹر اجمل علی چوہدری منصوبہ بندی کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد۔ مشرقی پاکستان کے وزیر خزانہ ڈاکٹر ایم این ہدیٰ مغربی پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر احمد سعید کرمانی اور وزیر خوراک و زراعت ملک خدا بخش نے شرکت کی۔

سیلاب نے سنگین صورت حال اختیار کر لی

ڈھاکہ ۱۶ جولائی۔ مشرقی پاکستان کے ضلع کومیلا میں سیلاب کی صورت حال اور سنگین ہو گئی ہے مولوی بازار کے چالیس ہزار مکان پانی میں گھرے ہوئے ہیں سلہٹ کا سارا ضلع صوبے کے دوسرے علاقوں سے بالکل کٹا ہوا ہے۔ اور چاٹگانگ اور کومیلا میں اگرچہ پانی کی سطح میں مزید اضافہ نہیں ہوا۔ تاہم دونوں اضلاع پوری طرح پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ چاٹگانگ میں بارشوں اور سیلابوں کی وجہ سے گزشتہ روز سے تباہی مچی ہوئی ہے ایک غیر سرکاری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ اب تک صرف چاٹگانگ کے ضلع میں ایک سو سات افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

ضلع سلہٹ کی حدود میں آسام کی طرف سے پانی داخل ہو رہا ہے یہاں اس خدشہ کا اظہار بھی کیا جا رہا ہے کہ بھارتی علاقہ میں بہنے والے ایک دریا میں شگاف پڑ گیا ہے اور اس کا پانی مشرقی پاکستان کے علاقہ میں داخل ہونا شروع ہو جائے گا۔

مولوی بازار میں پانی کی سطح مزید بلند ہو رہی ہے۔ مقامی حکام نے چار روز کی جدوجہد کے بعد سول ہسپتال، تھانہ اور دوسرے اہم علاقہ کو سیلاب کے خطرے سے محفوظ کر لیا ہے اس کام میں طلباء اور رضا کاروں نے بھرپور حصہ لیا۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے۔ اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

۱۔ میری بیٹی عزیزہ رفعت آراء بی اے سال اول کا نکاح ہمراہ عزیزم ضمیر احمد بی اے ابن چوہدری باغ علی خان صاحب ساکنہ چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر اور میرے چھوٹے بھائی کی دختر ظہیرہ پروین کا نکاح ہمراہ عزیزم محمد حفیظ ابن چوہدری باغ علی خان صاحب بعوض تین ہزار روپے حق مہر۔ بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۵ جولائی ۱۹۶۸ء۔ محترم جناب مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔

بزرگان سلسلہ سے نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ ان ہر دو رشتوں کے لئے دین و دنیا ہر حیثیت سے بابرکت ہونے کی دعا فرمادیں۔

(چوہدری فیض عالم خان۔ چنگوی حال۔ کراچی)

۲۔ مورخہ ۵ جولائی بروز جمعہ خطبہ جمعہ سے قبل احمدیہ ہال حیدرآباد میں مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے عزیزہ امتہ الباسط بنت شیخ فیض اللہ صاحب حیدرآباد کا نکاح عزیز لطیف احمد ابن منیر احمد صاحب بھٹی حال کمپالا۔ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ مہر کے عوض پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

(خاکسار عبدالغفار۔ سیکرٹری۔ اصلاح و ارشاد۔ حیدرآباد)

ضروری تصحیح

مورخہ ۹ ہجرت ۱۳۴۷ ہش کے الفضل میں صفحہ ۶ پر مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب ابن چوہدری سردار خان صاحب کی وصیت شائع ہوئی ہے سہو کتابت سے مسل نمبر گیا ہے صحیح اس طرح ہے مسل نمبر ۱۹۲۳۶ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (مینیجر)

جارج بال تل ابیب پہنچ گئے

تل ابیب ۱۶ جولائی۔ اقوام متحدہ میں امریکہ کے مستقل مندوب مسٹر جارج بال کل رات یہاں پہنچ گئے ہیں وہ اسرائیلی حکام کے ساتھ مشرق وسطیٰ کے سوال پر دو روزہ بات چیت کریں گے۔ انہوں نے تل ابیب پہنچنے پر اخباری نمائندوں کو بتایا کہ میں اپنے ساتھ امریکہ کی امن تجاویز نہیں لایا ہوں۔ میں اپنی تقرری کا چارج سنبھالنے سے قبل صورت حال کا پوری طرح جائزہ لینا چاہتا ہوں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس متنازعہ علاقہ کے مسائل کس نوعیت کے ہیں۔

سچا مذہب میانہ روی کو پسند کرتا ہے وہ یہ نہیں چاہتا کہ انسان دُنیا کو بالکل ہی چھوڑ دے

اصل طریق یہی ہے کہ انسان دُنیا کے بھی کام کرے اور خدا تعالےٰ کو بھی یاد رکھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ القصص کی آیات وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ ... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"مستشار دین کی قوم نے اسے یہ بھی کہا کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے تجھے دولت بخشی ہے اس سے اپنے اخروی گھر کو زیادہ سے زیادہ اچھا بنانے کی کوشش کر۔ ہاں دنیا میں سے بھی اپنا حصہ نہ چھوڑ کیونکہ سچا مذہب میانہ روی کو پسند کرتا ہے وہ یہ نہیں چاہتا کہ انسان دُنیا کو بالکل ہی چھوڑ دے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ انسان دنیا بھی کمائے اور دینی کاموں میں بھی حصہ لے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک صوفی کا یہ قول بہت پسند ہے کہ

"دست درکار و دل بایار"

یعنی اصل طریق یہی ہے کہ انسان دُنیا کے کام بھی کرے اور خدا تعالےٰ کو بھی یاد رکھے لیکن پُرانے لوگوں میں سے بعض نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ دست درکار نہیں ہونا چاہیئے جس کی وجہ سے انہوں نے اپنی زندگی کو ضائع کر دیا اور بعض نے یہ سمجھ لیا کہ دل بایار نہیں ہونا چاہیئے صرف دست درکار ہونا کافی ہے گویا دنیا میں دو کیمپ بن گئے ایک کیمپ والے دین کو بے کار سمجھنے لگ گئے اور دوسرے کیمپ والے دُنیا کو بے کار سمجھنے لگ گئے حالانکہ صداقت ان دونوں کے درمیان تھی۔ صداقت یہ تھی کہ دین کے ساتھ دُنیا کی طرف بھی توجہ رکھی جائے اور دنیا سے بالکل ہی مونہہ نہ موڑ لیا جائے۔ لیکن ہوا یہ کہ ایک فریق تو خالص دنیا ساتھ لے گیا اور ایک فریق نے خالص دین لے لیا اور انہوں نے یہ نہ سمجھا کہ اگر خالص دین کی طرف ہی توجہ رکھنی ضروری ہوتی تو خدا تعالےٰ یہ کیوں فرماتا کہ

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا (سورۃ آل عمران ۹۸)

کہ جو لوگ استطاعت رکھیں ان پر حج بیت اللہ کرنا فرض ہے۔ پھر زکوٰۃ کے متعلق اسلام یہ کیوں ہدایت دیتا کہ

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا (توبہ آیت ۱۰۳)

یعنی اے رسول! ان کے مالوں کا ایک حصہ لے کر تو انہیں پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان بہم کرے۔ پھر اگر خدا تعالےٰ یہ چاہتا کہ صرف دین ہی اختیار کیا جائے اور دنیا سے مونہہ موڑ لیا جائے تو وہ یہ کیوں فرماتا کہ اگر تم کسی بیوی کی جگہ دوسری بیوی کا بدلنا چاہو اور تم ان میں سے ایک کو ڈھیروں ڈھیر سونا بھی دے چکے ہو تو اس سے واپس مت لو۔ (النساء آیۃ ۲۱) اگر مال اپنے پاس رکھنا ہی نہیں تو حج کس طرح کیا جا سکتا ہے زکوٰۃ کس طرح دی جا سکتی ہے اور اپنی بیوی کو ڈھیروں ڈھیر سونا کس طرح دیا جا سکتا ہے"

(تفسیر کبیر جلد ہ حصہ ۳ ص ۲۳۵، ۲۳۶)

ربوہ میں بجلی کی رو

اکثر بند رہتی ہے

ربوہ ۱۷ جولائی۔ ربوہ میں بھی بجلی کی رو دن میں بار بار بند ہونے کا سلسلہ عرصہ سے جاری ہے۔ کل دن میں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے بجلی بند ہوتی رہی۔ آج صبح سے پھر بجلی بند ہے۔

پاکستانی ماہرین کا وفد روس جائے گا

راولپنڈی۔ ۱۷ جولائی پانچ ارکان پر مشتمل پاکستانی ماہرین کا ایک وفد ۱۸ جولائی کو کراچی سے ماسکو روانہ ہو جائے گا۔

پاکستان کے داخلی استحکام کو نقصان پہنچانے والے عناصر کے خلاف تحقیقات کا حکم دے دیا گیا

انتشار کے ذمہ دار افراد کے خلاف شدید تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ گورنر موسیٰ کی نشری تقریر

لاہور ۱۷ جون۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت نے ان اسباب اور محرکات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا حکم دیا ہے جو ملک کے داخلی استحکام کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ انہوں نے گروہی اختلافات اور طبقاتی کشمکش کی شدید مذمت کی اور کہا کہ اس کا مقصد پاکستان کو کمزور بنانے کے سوا کچھ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت تحقیقاتی رپورٹ پر پوری سنجیدگی سے غور کرے گی۔ اور اگر ضروری سمجھا گیا تو عوام میں انتشار، بددلی اور نفرت پھیلانے والوں کے خلاف شدید ترین تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے یہ بات کل شام ریڈیو پاکستان سے اپنی ماہانہ نشری تقریر کے دوران کہی۔

گورنر نے عوام کو ان تنگ نظروں سے خبردار رہنے کی تلقین کی جو قومی جدوجہد کے اس مرحلہ پر کھوکھلے نعروں اور جھوٹے دعووں سے قومی یکجہتی اور ملکی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ لوگ ان مزدوران وطن کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں جو ماضی میں انہیں پرکھ چکے ہیں۔ انہوں نے کوئٹہ میں انتشار کی نئی مہم کی مذمت کی اور کہا کہ مقامی اور غیر مقامی کا امتیاز نہ صرف قومی مفاد کے منافی ہے بلکہ پیغمبر اسلام کی تعلیمات کے بھی خلاف ہے۔

گورنر مغربی پاکستان نے کہا کہ صوبائی انتظامیہ کے سربراہ کی حیثیت سے یہ میرا خوشگوار فرض اور اہم ترین ذمہ داری ہے کہ میں عوام کو جو وطن عزیز پاکستان کی قسمت کے مالک اور جمہوریت کے سرچشمہ ہیں صوبے کے اندر ہونے والے اہم واقعات، ترقیاتی سرگرمیوں اور حکومت کی جانب سے کئے جانے والے اقدامات سے آگاہ رکھوں تاکہ لوگ حکومت کی جانب سے کی جانے والی کوششوں کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔ اور قومی مفاد کو ذاتی مفاد سے بالاتر رکھ سکیں۔

انہوں نے کہا کہ اس وقت پوری قوم پاکستان کی ترقی اور بہتری کے پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سرگرم عمل ہے اس لئے کہ ہمارے ملک کے مستقبل کا انحصار ہی ہماری موجودہ جدوجہد پر ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے پچھلے دس سالوں کے دوران ہم نے زندگی کے ہر شعبے میں مسلسل ترقی کی ہے عوام وقت کی اہمیت قومی تقاضوں اور اپنی ذمہ داریوں سے بڑی حد تک آگاہ ہیں۔

جماعت احمدیہ پشاور کی طرف سے فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے

موعودہ رقوم کا ⅔ سے زائد وصول ہو گیا

جماعت احمدیہ پشاور کے سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن محترم محمود احمد صاحب نے رپورٹ فرمائی ہے کہ ان کی جماعت کے وعدہ کنندگان احباب کے وعدوں کی میزان احسان ۱۳۴۷ ہش (جون ۱۹۶۸ء) کے آخر پر ۴۴۸۱۰/۷۵ روپے ہے۔ اس میں سے اس وقت تک ۳۱۱۷۳ روپے اللہ تعالےٰ کے فضل سے وصول ہو کر داخل خزانہ ہو چکے ہیں گویا کل وعدہ کے دو تہائی سے زائد وصولی ہو گئی ہے۔ فالحمد للہ تعالےٰ۔ اللہ تعالےٰ معطی حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ سیکرٹری صاحب فضل عمر فاؤنڈیشن نے اپنی رپورٹ میں یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ مکرم منور احمد صاحب محمود محاسب جماعت پشاور نے عطایا کی وصولی میں ان کی بہت امداد کی ہے مکرم مرزا مقصود احمد صاحب نے وصولی عطایا کی جدوجہد کے لئے اپنی کار وقف رکھی۔ اور محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ پشاور محترم خان شمس الدین خان صاحب نے احباب کو بروقت اپنی ادائیگیوں کو مقررہ میعاد پر پہنچانے کے لئے موثر تحریکات فرمائیں۔ یہ سب دوست دعا کے خاص طور پر مستحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اجر جزیل عطا فرمادے اور آئندہ مزید خدمت سرانجام دینے کی توفیق کامل عطا فرمادے۔ آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴